سلسلہ اصلاحی مجالس

خوبصورت زندگی



حضرت مولانا عبدالستار صاحب زید مجدہم

سلسلہ اصلاحی مجالس

خوبصورت زندگی

حضرت مولانا عبدالستار صاحب حفظہ اللہ

مکتبہ فہمِ دین (وقف)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ o بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِo

﴿وَمَا اٰتَا کُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھَا کُمْ عَنْہُ فَا نْتَھُوْا﴾ (الحشر:۷)

صَدَ قَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَ سَلِّمْ

نبی ﷺ کی اطاعت واجب ہے

میرے معزز مسلمان بزرگو، عزیز بھائیو اور امت مسلمہ کی مقدس ماؤں اور بہنوں!

تمام مسلمانوں کے لئے زندگی کے ہر شعبے میں رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کرنا واجب ہے۔ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

﴿وَمَا اٰتَا کُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھَا کُمْ عَنْہُ فَا نْتَھُوْا﴾ (الحشر:۷)

اور رسول تمہیں جو کچھ دیا کریں وہ لے لیا کرو اور جس چیز سے تمہیں روک دیں اس سے رک جایا کرو۔

زندگی سنوارنے کے اصول

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص آیا اور آپ ﷺ سے چند باتیں دریافت کیں۔آپ ﷺ نے اسے اس کے سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔ان جوابات میں آپ ﷺ نے ایک خوبصورت زندگی کا نقشہ اور خدو خال بیان فرمائے ہیں۔آج بھی اگرایک انسان اپنی زندگی سنوارنا چاہے تو ان جوابات میں اس کے لئے ایک مکمل اور خوبصورت اسلامی زندگی کا لائحہ عمل موجود ہے۔

علم کے لئے تقویٰ ضروری ہے

اس شخص نے عرض کیا کہ

" یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ اَعْلَمَ النَّاسِ "

اے اللہ کے نبی! میری چاہت ہے کہ میں تمام لوگوں سے زیادہ علم والا بن جاؤں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

" اِتَّقِ اللّٰہَ تَکُنْ اَعْلَمَ النَّاسِ "

اللہ سے ڈرنا شروع کردو، تمام لوگوں سے زیادہ علم والے بن جاؤ گے۔

اس لیے کہ علم کا نور جب تقویٰ کے نور سے ملے گا تو ایمان کی روشنی میں اضافہ ہو جائے گا، اور اگر تقوی حاصل نہیں کیا تو اندیشہ ہے کہ کہیں علم کا نور بھی نہ چھن جائے اور علم محض معلومات بن کر رہ جائے، محض دل و دماغ کا نشہ بن کر رہ جائے، اس لئے اگر بڑے عالم بننا چاہتے ہیں تو تقویٰ اختیار کرلیں۔اسی علم کی بدولت منزل ملا کرتی ہے۔

سب سے زیادہ مالدار کون؟

اس صحابی نے عرض کیا:

" اُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ اَغْنَی النَّاسِ"

میں چاہتا ہوں کہ لوگوں میں سب سے زیادہ مالدار بن جاؤں۔

پیارے رسول ﷺ نے فرمایا

" کُنْ قَنِعاً تَکُنْ اَغْنَی النَّاسِ "

قناعت پسند بن جاؤ، تمام لوگوں سے زیادہ مالدار بن جاؤ گے۔

اس لئے کہ حقیقت میں مالدار شخص وہی ہے جس کا دل غنی ہو۔ دل کا غنی اصل غنی ہوا کرتا ہے۔ اصل غنی وہ ہے کہ جس کا سینہ اللہ غناء سے بھر دیں اور دل کا غناء اس وقت نصیب ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ قناعت کی دولت نصیب فرماتے ہیں۔ اگر کسی شخص کے ارد گرد دولت کے ڈھیر لگے ہوں اور دل کے اندر حرص نے ڈیرے ڈال رکھے ہوں تو اس سے بڑا فقیر کوئی نہیں ہے، اس سے بڑا مال کا محتاج کوئی نہیں ہے۔

حرص کے نقصانات

یہ حرص نہ اسے دن میں سکون لینے دیتی ہے، نہ رات میں چین لینے دیتی ہے، نہ اسے اولاد کی فکر ہوتی ہے، نہ ہی اسے گھر کی فکر ہوتی ہے۔ ہر وقت بس ایک ہی بات کی فکر ہوتی ہے کہ میرے مال کا کیا ہوگا؟

پیارے نبی ﷺ نے بہت پیارا نسخہ عطا فرمایا ہے کہ اللہ کی نعمتوں کو سوچا کرو اور جن کے پاس یہ نعمتیں نہیں ہیں انہیں دیکھا کرو تا کہ تمہیں قناعت کی دولت بھی مل جائے۔

اُنظُرُوا اِلٰی مَنْ هُوَ اَسفَلَ مِنکُم وَلَا تَنظُرُوا اِلٰی مَنْ هُوَ فَوقَکُم

(ترمذی، ابواب صفۃ القیامۃ، ج ۲ ص ۷۷)

(دنیا کے اعتبار سے) اپنے سے نیچے والے کو دیکھو اور اپنے سے اوپر والے کی طرف نہ دیکھو۔

دنیا کے اعتبار سے اپنے سے اوپر والے کی طرف نظریں مت اٹھاؤ ورنہ حرص کی آگ جلے گی اور ساری زندگی کا سکون ختم کر دے گی۔ تم تو اس کے ظاہر کو دیکھ رہے ہو، اس کے ظاہری مال و دولت کو دیکھ رہے ہو، تمہیں یہ معلوم نہیں کہ حرص کی آگ اسے اندر سے کیسے جلا رہی ہے۔ اس لئے اللہ نے تمہیں جو نعمتیں دے رکھی ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو اور ان پر نظر ڈالو جن کے پاس یہ نعمتیں بھی نہیں ہیں تو بڑے مالدار بن جاؤ گے، دل کے غنی بن جاؤ گے، دل کے مالدار بن جاؤ گے۔

اپنے سے کمتر کو دیکھیں

اب تو مرد ہے یا عورت، جوان ہے یا بوڑھا سب نے اپنی نگاہیں اپنے سے اوپر والے کی طرف ایسے لگائی ہوئی ہیں کہ اس کی زندگی کے اندر سے سکون ہی اٹھ گیا ہے۔ آج کی نسل کا ایک بڑا حصہ اسی سبب احساسِ کمتری کا شکار ہو چکا ہے۔ اسی چیز نے انہیں نفسیاتی مریض بنا کر رکھ دیا ہے۔ وہ کسی محفل میں جاتے ہیں تو بے چین ہو کر لوٹتے ہیں، کہیں کسی سے ملیں تو بے سکون ہو کر لوٹتے ہیں۔ کسی کی اچھی گاڑی دیکھ لیں تو اندر کی بے چینی اور بڑھ جاتی ہے۔ کسی بڑے کاروباری سے مل لیں تو زبان پر ناشکری کے بول اور بھی بڑھ جاتے ہیں۔ امت کو عجیب مرض لگ چکا ہے کہ سب فقیر ہو گئے ہیں، قناعت پسندی ختم ہو گئی ہے۔ اس لئے رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ

"کُنْ قَنِعاً تَکُنْ اَغْنَی النَّاسِ"

قناعت پسند بن جاؤ، تمام لوگوں سے زیادہ مالدار بن جاؤ گے۔

قناعت کا تعلق صرف مال و دولت سے نہیں ہے۔قناعت تو ہر نعمت میں ہوتی ہے مثلاً اللہ نے اگر اولاد نہیں دی تو انہیں دیکھو جو اولاد ہونے کے باوجود آزمائشوں کی زندگی گزار رہے ہیں۔انہیں دیکھنے سے اولاد کے سلسلے میں قناعت آجائے گی۔ ہر نعمت کے اندر اپنے سے کم تر کو دیکھو گے تو ہر نعمت میں چاہے مال ہو یا عہدہ ہو، گھر ہو یا بیوی ہو، اولاد ہو یا شوہر ہو قناعت حاصل ہو جائے گی ،سکون مل جائے گا۔

قناعت اختیار کیجئے

اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا:

"کُنْ قَنِعاً تَکُنْ اَغْنَی النَّاسِ"

قناعت پسند بن جاؤ، تمام لوگوں سے زیادہ مالدار بن جاؤ گے۔

قناعت اختیار کرلو کہ جو اللہ نے دیا ہے وہ بہت ہے، بہت سے لوگوں کے پاس تو یہ بھی نہیں ہے۔ذرا سوچیں تو سہی کہ کتنے لوگ ہیں جن کے پاس سواری نہیں ہے اور میرے عزیزو! کتنے افراد ایسے ہیں جو پاؤں سے معذور ہیں۔کتنے ایسے ہیں جن کے پاس گھر ہی نہیں ہے اور بہت سے ایسے بھی ہیں جن کے پاس رہنے کے لئے جھونپڑی بھی نہیں ہے۔ذرا دیکھئے تو سہی کہ کتنے ہی انسان ایسے ہیں جو بیمار ہیں اور بہت سے تو ایسے ہیں جن کے پاس بیماری کے علاج کے لئے دوا کے پیسے بھی نہیں ہیں، لیکن آج اس حرص نے نگاہوں پر ایسے پردے ڈال رکھے ہیں کہ کچھ نظر ہی

نہیں آتا، نظر آتا ہے تو صرف اپنے سے اوپر والا، اپنے سے زیادہ مال و دولت والا ہی نظر آتا ہے۔

سب سے بھلا انسان

اس صحابی نے عرض کیا:

"اُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ خَیْرَ النَّاسِ"

میں چاہتا ہوں کہ سب سے بھلا انسان بن جاؤں۔

پیارے نبی ﷺ نے فرمایا:

"خَیْرُ النَّاسِ مَن یَّنْفَعُ النَّاسَ فَکُنْ نَافِعاً لَھُمْ"

سب سے بہترین انسان وہ ہے جو دوسروں کو نفع پہنچاتا ہے۔ پس تم انسانوں کے لئے بھلائی کرنے والے بن جاؤ (تو سب سے بھلے انسان بن جاؤ گے۔)

اچھا انسان وہ ہے جو دوسروں کے ساتھ بھلائی کرتا ہے۔ جس کی سوچ یہ ہوتی ہے کہ میری ذات سے لوگوں کا بھلا ہو جائے، میں لوگوں کو خوشی پہنچانے والا بن جاؤں، میں لوگوں کے ساتھ اچھائی کرنے والا بن جاؤں۔

پیارے رسول ﷺ نے فرمایا کہ

"اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ اَلسُّرُوْرُ یُدْخِلُہٗ عَلَی الْمُسْلِمِ"

بہترین عمل یہ ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کے دل میں خوشی پیدا کی جائے۔

اسے تو آج ہم نیکی سمجھتے ہی نہیں ہیں، نیکیوں کی فہرست سے ہی اسے نکال دیا ہے۔

آپ ﷺ کا دلجوئی فرمانا

آپ ﷺ دوسروں کی خوشی اور دلجوئی کا انتہائی اہتمام فرمایا کرتے تھے۔

پیارے رسول ﷺ نے پوری زندگی رمضان کا اعتکاف ترک نہیں فرمایا لیکن ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ آپ ﷺ نے رمضان کا اعتکاف چھوڑ دیا۔ اس کی صورت عجیب پیش آئی کہ میری اور آپ کی روحانی ماں حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں بھی آپ کے ساتھ مسجد میں اعتکاف بیٹھنا چاہتی ہوں۔ اماں کے لئے مسجد میں اعتکاف بیٹھنا بری بات اس لئے نہیں تھی کہ آپ کے گھر کا دروازہ مسجد نبوی کے اندر نکلا ہوا تھا۔ پردہ کا مسئلہ بھی نہیں تھا کہ گھر سے باہر نکلنا نہیں پڑتا تھا۔ اسی دروازے سے مسجد میں داخل ہوتیں اور اسی سے ضرورت کے لئے واپس چلی جاتیں۔ حضور ﷺ نے انہیں اجازت مرحمت فرمادی۔

۲۰ رمضان المبارک کو حضور ﷺ کہیں باہر تشریف لے گئے۔ جب واپس تشریف لائے تو دیکھتے ہیں کہ مسجد نبوی میں بہت سارے خیمے لگے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا کہ یہ خیمے کس کے ہیں؟ بتایا گیا کہ یہ ازواج مطہرات کے خیمے ہیں، آپ ﷺ کی دیگر ازواج نے بھی یہیں ڈیرے ڈال لئے ہیں۔ حضور ﷺ نے پوچھا: کیا یہ نیکی کرنا چاہتی ہیں؟ مطلب یہ تھا کہ یہ ان کے لئے نیکی تو نہیں ہے، میں نے تو عائشہ کے لئے اجازت دی تھی۔ یہ کون سی نیکی ہے؟

اب معاملہ یہ ہوگیا کہ اگر دیگر ازواج مطہرات کو منع فرماتے ہیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مسئلہ بیچ میں آتا ہے کہ انہیں تو پہلے ہی اجازت مل چکی ہے۔ چنانچہ حضور ﷺ نے تمام ازواج مطہرات سے کہا کہ آپ اعتکاف میں نہ بیٹھیں اس لئے کہ آپ عورتیں ہیں اور آپ کا آنا جانا باہر سے ہوگا۔ نیز عورتیں ویسے بھی مسجد میں اعتکاف نہیں بیٹھ سکتیں۔ پھر آپ ﷺ نے اماں عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ آپ بھی نہ

بیٹھیں اور ساتھ ہی اماں کی دلجوئی کے لئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سال ہم بھی اعتکاف نہیں بیٹھیں گے۔ حضور ﷺ اس سال اعتکاف نہیں بیٹھے اور ان دس دنوں کو اگلے سال پورا کیا اور آئندہ سال آپ نے ۲۰ دن کا اعتکاف فرمایا۔

میرے عزیزو! یہ ہے میرے نبی کی تعلیم جو انہوں نے اپنے عمل سے امت کو دی کہ کسی کا دل خوش کرنا بھی نیکی ہے اور بہت بڑی نیکی ہے۔ اس کو بھی اپنی زندگی میں لائیں بلکہ بسا اوقات اگر اس کی خاطر بہت سارے مستحبات کی قربانی دینا پڑے، بہت سارے جائز کاموں کی قربانی دینی پڑے تو دے دی جائے کہ میرے مسلمان بھائی کا دل خوش ہو جائے۔ ہاں اتنی بات ضرور ذہن میں رکھی جائے کہ اللہ تعالیٰ کو ناراض کر کے کسی کو خوش کرنا حرام ہے۔ دوسروں کو خوش کرنے کے لئے ایسا کام کرنا جس سے اللہ اور اس کا رسول ناراض ہوں، اس کی اجازت نہیں ہے۔

انصاف پسند بننے کا طریقہ

صحابی نے عرض کیا:

”اُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ اَعْدَلَ النَّاسِ“

میری چاہت ہے کہ میں لوگوں میں سب سے زیادہ انصاف کرنے والا بن جاؤں۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا پیمانہ یہ ہے کہ

”اَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِکَ تَکُنْ اَعْدَلَ النَّاسِ“

لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو تو سب سے زیادہ عادل بن جاؤ گے۔

اپنے ہر عمل کو اس پیمانے پر پرکھیں کہ آپ لوگوں کے لئے وہی کچھ پسند

کرتے ہیں جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔ جب کسی سے کچھ کہہ رہے ہوں تو ایک لمحے کے لئے یہ سوچ لیں کہ اگر یہی شخص مجھ سے یوں ہی کہے تو میرا ردعمل کیا ہو گا؟ ساس بھی جب بہو سے کچھ کہے تو ذرا سوچے کہ میری بیٹی کو اگر کوئی ساس یوں کہے تو میرے دل پر کیا گزرے گی؟ یا جس وقت میں بہو بن کر آئی تھی، اگر اس وقت میری ساس کا رویہ میرے ساتھ یہی ہوتا تو مجھے کیسا لگتا؟ اور بہو بھی ایک لمحے کے لئے یہ سوچ لے کہ میں آج اپنی ساس کے ساتھ جو رویہ اختیار کر رہی ہوں اگر میرے ساتھ بھی مستقبل میں یہی رویہ اختیار کیا گیا تو میرا ردعمل کیا ہو گا؟ بیٹا باپ کے ساتھ جو رویہ اختیار کر رہا ہے وہ ذرا سوچ لے کہ اگر اس کا بیٹا کل اس کے ساتھ یہی رویہ اختیار کرے گا تو اس کا ردعمل کیا ہو گا؟ بیٹی ماں کے ساتھ جو رویہ اختیار کر رہی ہے وہ ایک لمحے کے لئے اس بارے میں سوچ لے۔ دوست دوست کے بارے میں سوچ لے۔ ماتحت مالک کے معاملے میں جو کچھ کر رہا ہے وہ ذرا سوچ لے۔ مالک ماتحت کے معاملے میں سوچ لے کہ میں اگر کسی کا ماتحت ہوتا اور یوں میری عزت نفس مجروح ہوتی تو میرے دل پر کیا گزرتی؟ ارے بھائی ڈرائیور ہے، چوکیدار ہے، ملازم ہے، لیکن ہے تو انسان، اس کی بھی عزت نفس ہے اور یاد رکھیں جب کسی کی عزت نفس مجروح ہوتی ہے تو اس کے اندر دشمنی کا بیج نشو ونما پانے لگتا ہے، اس کے اندر نفرت آجاتی ہے۔ عزت نفس تو سب کی ہوتی ہے۔ ملازم ہے تو کیا ہوا؟ ماتحت ہے تو کیا ہوا ؟اس کی ذات میں نے خرید تو نہیں لی، اس کا وقت خریدا ہے، جیسے میں انسان ہوں اسی طرح وہ بھی انسان ہے، جیسے میرا احترام ہے اسی طرح اس کا بھی احترام ہے، جیسے میری عزت نفس ہے ایسے ہی اس کی بھی عزت نفس ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر سب سے زیادہ عادل بننا چاہتے ہو تو پھر ایک لمحے کے لئے یہ خیال کرلیا کرو کہ جو رویہ، طریقہ اور انداز لوگوں کے لئے پسند کرتے ہو کیا اپنے لئے بھی اسے پسند کرتے ہو؟ اخلاقیات، روابط اور لین دین کے پیمانے الگ الگ نہ ہوں بلکہ پیمانہ ایک ہو تو پھر تم عادل بن جاؤ گے۔

اللہ کا خاص بندہ بننے کا طریقہ

اس صحابی نے عرض کیا:

''اُحِبُّ اَنْ اَکُوْ نَ اَخصَّ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالیٰ''

میں چاہتا ہوں کہ اللہ کے ہاں لوگوں میں سب سے خاص بن جاؤں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اَکْثِرْ ذِکْرَ اللّٰہِ تَکُنْ اَخصَّ الْعِبَادِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالیٰ''

اللہ کے ذکر کی کثرت کیا کرو، اللہ کے ہاں بندوں میں سب سے خاص بن جاؤ گے۔

اللہ کو کثرت سے یاد کیا کرو، اللہ کے خاص بندوں میں شامل ہو جاؤ گے۔

محسن بننے کا عمل

اس صحابی نے عرض کیا:

''اُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ''

میری تمنا اور آرزو یہ ہے کہ میں محسنین (احسان کرنے والوں) میں سے ہو جاؤں۔

اس لئے کہ اللہ تعالیٰ محسنین (احسان کرنے والوں) سے پیار کرتے ہیں تو میری چاہت ہے کہ میں بھی ان میں سے ہو جاؤں تا کہ اللہ مجھ سے بھی پیار کرے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اُعْبُدُ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنْ لَمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ ''

اللہ کی عبادت اس طرح کیا کرو گویا تم اللہ کو دیکھ رہے ہو۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو (یہ دھیان کرلیا کرو کہ) گویا اللہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔

میرے عزیزو! ذرا سوچئے کہ اگر اس طریقے سے کوئی عمل کیا جائے گا تو اس عمل میں کتنی قوت ہوگی؟ کتنی جان ہوگی؟ کتنا خشوع ہوگا؟ اس عمل کا اخلاص کتنا بڑھیا ہوگا؟ اس لئے فرمایا کہ اگر محسنین میں سے بننا چاہتے ہیں تو اپنی عبادات کو آہستہ آہستہ اس درجے پر لے کر آئیں۔ اپنے ذکر و تلاوت، تجارت و معاشرت، نماز، روزہ اور حج کو اس درجے پر لے کر آئیں کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہے ہیں۔

ایمان کی تکمیل

اس صحابی نے عرض کیا:

''اُحِبُّ اَنْ یَّکْمُلَ اِیْمَانِیْ ''

میری چاہت یہ ہے کہ میرا ایمان کامل ہو جائے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

''حَسِّنْ خُلُقَکَ یَکْمُلْ اِیْمَانُکَ ''

اپنے اخلاق اچھے کرلو، ایمان مکمل ہو جائے گا۔

اطاعت اور فرمانبرداری کا معیار

اس صحابی نے عرض کیا:

''اُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْمُطِیْعِیْنَ ''

میری چاہت یہ ہے کہ میں فرمانبرداروں میں سے بن جاؤں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اَدِّ فَرَائِضَ اللّٰہِ تکُنْ مُطِیْعاً''

اللہ تعالیٰ کے (مقرر کردہ) فرائض کو ادا کرو، مطیع بن جاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو احکامات وفرائض مقرر کئے گئے ہیں انہیں پورا پورا ادا کریں تو اللہ کے مطیع اور فرمانبردار بن جائیں گے۔

اپنا دامن گناہوں سے بچایئے

اس صحابی نے عرض کیا:

''اُحِبُّ اَنْ اَلْقَی اللّٰہَ نَقِیًّا مِنَ الذُّنُوْبِ''

میں چاہتا ہوں کہ جب میں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کروں تو گناہوں سے پاک صاف ہوں، (میرے دامن پر گناہ کا ایک دھبہ بھی نہ ہو۔)

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اِغْتَسِلْ مِنَ الْجَنَابَۃِ مُتَطَھِّراً تَلْقَی اللّٰہَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَمَا عَلَیْکَ ذَ نْبٌ''

جب تم پر غسل فرض ہو جائے (جنابت لاحق ہو جائے) تو غسل کرنے میں تاخیر نہ کیا کرو، (جلدی اور اہتمام سے فوراً طہارت حاصل کیا کرو) تو تمہاری اپنے اللہ سے اس حال میں ملاقات ہوگی کہ تمہارا دامن گناہوں سے پاک ہوگا۔

قیامت میں نور کا حصول

اس صحابی نے عرض کیا:

''اُحِبُّ اَنْ اُحْشَرَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِی النُّوْرِ''

میری تمنا ہے کہ قیامت کے دن نور کے اندر میرا حشر ہو۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

”لَا تَظْلِمْ اَحداً تُحشَرُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِی النُّوْرِ“

دنیا میں کسی پر ظلم نہ کرنا، کل قیامت میں اللہ آپ کا حشر نور میں کریں گے۔

اللہ کی رحمت کا مستحق کون؟

اس صحابی نے عرض کیا:

”اُحِبُّ اَن یَّرْحَمَنِیَ رَبِّیْ“

میں چاہتا ہوں کہ اللہ مجھ پر رحم کرے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

”اِرْحَمْ نَفْسَکَ وَارْحَمْ خَلْقَ اللّٰہِ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ“

اپنی ذات پر رحم کرو، اور اللہ کی مخلوق پر رحم کرو، اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا۔

آپ مخلوق پر رحم کریں گے تو خالق آپ پر رحم کرے گا۔ آپ مخلوق کو معاف کریں گے خالق آپ کو معاف کرے گا۔ آپ مخلوق سے درگزر کریں گے تو خالق آپ سے درگزر کرے گا۔ جب آپ مخلوق سے چشم پوشی کریں گے تو خالق آپ سے چشم پوشی کرے گا۔

ہمارے ایک بزرگ حضرت ڈاکٹر عبدالحئی عارفی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ اگر آپ اللہ سے محبت کرتے ہیں تو معلوم کیسے ہو گا کہ آپ اللہ سے محبت کرتے ہیں؟ اس لئے کہ اللہ سے ملاقات تو ہوتی نہیں ہے۔ اس کی علامت کیا ہے؟ اس کی علامت یہ ہے کہ آپ اللہ کی مخلوق سے محبت کرنے لگ جائیں، اس کا خیال رکھنا شروع کردیں۔

گناہوں میں کمی

اس صحابی نے عرض کیا:

''اُحِبُّ اَنْ تَقِلَّ ذُنُوْبِیْ ''

میری چاہت یہ ہے کہ میرے گناہ تھوڑے ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اِسْتَغْفِرِ اللّٰہَ تَقِلُّ ذُنُوْبُکَ''

اللہ سے مغفرت طلب کیا کرو، گناہ کم ہو جائیں گے۔

اللہ کے شکوے نہ کریں

اس صحابی نے عرض کیا:

''اُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ اَکْرَمَ النَّاسِ''

میں چاہتا ہوں کہ لوگوں میں معزز بن کے رہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

''لَاتَشْکُوَنَّ اللّٰہَ اِلَی الْخَلْقِ تَکُنْ اَکْرَمَ النَّاسِ''

اللہ کی شکایتیں مخلوق کے سامنے نہ کیا کرو، اللہ تمہیں مخلوق میں معزز بنا دے گا۔

تقدیر پر شکوے نہ کیا کرو، آنے والے حالات کو بطور شکوہ زبان پر نہ لایا کرو، آنے والی آزمائشیں بطورِ شکایت زبان پر نہ لایا کرو، آنے والے امتحانات کو بطورِ شکوہ زبان پر نہ لایا کرو بلکہ یوں خیال کیا کرو کہ اللہ میرا مالک ہے، وہ رحیم ہے اور حکیم بھی ہے، اس کے ہاتھ میں سب کچھ ہے، وہ جیسے کرے گا ویسے ہی میرے لئے بہتر ہوگا۔ جس طرح ایک بچہ اگر ماں کی گود میں ہو تو سب مطمئن ہوتے ہیں کہ اگر ماں پٹائی بھی

کرے گی تو بھی اس کے حق میں بہتر ہی ہوگا بلکہ بسا اوقات جب بچہ رات کے وقت قضاء حاجت کر دے اور سردی بھی خوب ہو تو ایک صورت تو یہ ہوتی ہے کہ بچہ اسی گندگی کے اندر آرام سے سویا رہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ جلدی جلدی اسے ٹھنڈے پانی سے دھلایا جائے اور صاف کیا جائے ،اس صفائی کرنے کے عمل کے دوران وہ روئے گا اور ٹھنڈے پانی کی وجہ سے اسے ٹھنڈ بھی لگے گی لیکن سب یہ جانتے ہیں کہ اگر گندگی میں ہی چھوڑ دیا اور اس کی صفائی ستھرائی میں تاخیر کی تو نقصان زیادہ ہوگا۔ بچے کی صحت کے لئے اچھا نہیں ہوگا اس لئے شفقت، پیار اور محبت کا تقاضا یہ ہے کہ بچے کی گندگی جلد از جلد صاف کر دی جائے۔

اس لئے میرے عزیزو! آنے والی آزمائشوں کی شکایتیں مخلوق کے سامنے نہ کیا کریں، آنے والے امتحانات کی شکایتیں نہ کیا کریں بلکہ یہ خیال کر لیا کریں کہ اللہ رحمٰن ہے میری گندگی جلدی جلدی صاف کر رہا ہے۔ اگر یہ گندگی باقی رہی تو ہوسکتا ہے کہ بعد میں زیادہ نقصان کرے۔ اللہ جلدی جلدی صاف کر رہا ہے یہ بھی اس کی رحمت کا تقاضا ہے کہ وہ چاہتا ہے میرے بندے پر گندگی نہ لگی رہے، اگرچہ وقتی طور پر تکلیف ہو رہی ہے لیکن اس آزمائش، اس امتحان اور اس بیماری کی وجہ سے بندہ گناہوں سے صاف تو ہو جائے گا اس لئے کسی کے سامنے اللہ کی شکایت نہ کریں۔

رزق میں کشادگی کا طریقہ

اس صحابی نے عرض کیا:

"اُحِبُّ اَنْ یُّوَسَّعَ عَلَیَّ فِی الرِّزْقِ"

میری چاہت یہ ہے کہ میرے رزق میں وسعت کر دی جائے۔

کون نہیں چاہتا کہ اس کے رزق میں وسعت ہو جائے اور آپ ﷺ نے اس کے لئے انتہائی قیمتی نسخہ بتایا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا:

''دُمْ عَلَی الطَّهَارَةِ''

ہمیشہ پاک رہا کرو۔

علماء نے لکھا ہے کہ طہارت سے مراد دونوں قسم کی طہارت ہے یعنی ظاہری طہارت کا بھی انتظام ہونا چاہیے کہ ہر وقت باوضو رہا جائے اور باطنی طہارت کا بھی انتظام ہونا چاہیئے کہ گناہوں سے بھی پاک رہنے کی کوشش کی جائے۔پھر دیکھئے گا کہ اللہ تعالیٰ رزق میں کیسی برکت عطا کرتے ہیں۔

اصل چیز برکت ہے

میرے دوستو! یہ نسخے تو رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے نسخے ہیں۔ ہمارا تجربہ یہ ہے کہ ایک دوکان سے دو دو کانیں،ایک فیکٹری سے دو فیکٹریاں بن جائیں تو رزق بڑھ جائے گا۔ واللہ نہیں بڑھے گا لیکن نبی ﷺ کا بتایا ہوا نسخہ سو فیصد یقینی ہے۔ اس لئے ہمیشہ طہارت کے ساتھ زندگی گزاریں،سونے سے پہلے باوضو ہو جائیں، کاروبار کی طرف جانے سے پہلے باوضو ہو جائیں بلکہ اگر توفیق مل جائے تو گھر سے نکلتے وقت وضو کر کے دو رکعات بھی ادا کر لیا کریں۔

جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے خوشخبری سنائی کہ تمہارے قدموں کی آواز میں نے جنت میں اپنے سے آگے سنی ہے۔تو ان سے دریافت کیا کہ

''اے بلال! یہ بتاؤ کہ تم کون سا ایسا عمل کرتے ہو جس کی بنا پر تمہیں یہ مرتبہ نصیب ہوا ہے؟''

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:

''اے اللہ کے رسول! اورتو کوئی خاص عمل نہیں کرتا البتہ ایک کام کرتا ہوں کہ جب بھی بے وضو ہو جاتا ہوں تو فوراً وضو کر لیتا ہوں اور دو رکعات تحیۃ الوضو بھی پڑھ لیتا ہوں۔''

اللہ کے محبوب بندے

اس صحابی نے عرض کیا:

''اُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ مِنْ اَحِبَّا ءِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ''

میں چاہتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول کے محبوب بندوں میں شامل ہو جاؤں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اَحِبَّ مَا اَحَبَّ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَاَبْغِضْ مَااَبْغَضَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ''

اللہ اور اس کے رسول کی پسند کو اپنی پسند بنالو اور اللہ اور اس کے رسول کی ناپسند کو اپنی ناپسند بنالو۔

اللہ کرے یہ ہمارا مزاج بن جائے کہ ہماری پسند وہی ہو جو اللہ اور اس کے رسول کی پسند ہے۔ اب تو اگر کچھ کرتے بھی ہیں تو طبیعت کے نہ چاہتے ہوئے کرتے ہیں۔ ایک چیز یہ ہے کہ اللہ ایسا مقام دے دے کہ پسند ہی تبدیل ہو جائے۔ وہی طریقہ، وہی انداز، وہی عمل اور وہی رواج ہمیں پسند ہوں جو اللہ اور اس کے رسول کی پسند ہیں اور جو ان سے ہٹ کر ہیں وہ ہمیں ناپسند ہوں۔ جو لوگ اللہ کو پسند نہیں وہ ہمیں بھی پسند نہ ہوں۔ اللہ کا دوست ہمارا دوست اور اللہ کا دشمن ہمارا دشمن ہو۔ اللہ کے قریب رہنے والے ہمارے قریب ہوں اور جو اللہ سے دور ہیں وہ ہم سے بھی دور

ہوں۔اگرایسا کرلیں گےتو اللہ کے محبوب بندوں میں شامل ہو جائیں گے۔

اللہ کی ناراضگی سے بچیں

اس صحابی نے عرض کیا:

"اُحِبُّ اَنْ اَکُوْنَ آمِناً مِنْ سَخَطِ اللّٰہِ"

میں چاہتا ہوں کہ اللہ کے غصے اور ناراضگی سے محفوظ رہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

"لَا تَغْضِبْ عَلٰی اَحَدٍ تَاْمَنُ مِنْ غَضَبِ اللّٰہِ وَسَخَطِہٖ"

کسی پر غصہ نہ کیا کرو، اللہ کے غضب سے محفوظ رہو گے۔

کون نہیں چاہتا کہ میں اللہ کی پکڑ سے بچ جاؤں؟ اس کا طریقہ بہت آسان ہے کہ ذرا سا اپنے جذبات پر قابو پانے کی عادت بنالیں۔آج ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ جہاں ہم سے کوئی بالاتر ہو وہاں ہمارا غصہ قابو میں ہوتا ہے لیکن جہاں ہم سے کوئی نیچے کا ہو تو کہتے ہیں کہ جی غصہ قابو میں نہیں آتا۔ ارے! وہاں غصہ کیوں نہیں آتا جہاں مقابلے میں تم سے زیادہ طاقتور ہوتا ہے؟ وہاں تو قابو ہو جاتا ہے۔اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ ماتحتوں اور کمزوروں پر غصہ کے وقت بھی اس پر قابو پایا جا سکتا ہے۔اس لئے اپنا مزاج بدلیں۔ اگر سمجھ میں نہیں آتا تو کسی معالج سے رجوع کریں۔سر درد ہو تو طبیب کے پاس بھاگتے ہیں، ٹانگ میں درد ہو تو طبیب کے پاس بھاگتے ہیں اور یہاں تو دل ایسا خراب ہو چکا ہے کہ پتہ نہیں بعض اوقات کہاں سے کہاں لے جائے لیکن معالج کی فکر ہی نہیں ہے کہ اس کا علاج بھی ہوتا ہے۔تو حضور ﷺ نے فرمایا اللہ کے غضب سے بچنا چاہتے ہیں تو بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ کسی پر غصہ نہ کیا کریں۔

دعائیں کیسے قبول ہوتی ہیں؟

صحابی نے عرض کیا:

”اُحِبُّ اَنْ تُسْتَجَابَ دَعْوَتِیْ“

میری چاہت یہ ہے کہ میری دعائیں قبول ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

”اِجْتَنِبِ الْحَرَامَ تُسْتَجَبْ دَعْوَتُکَ“

حرام سے اجتناب کرو، تمہاری دعائیں قبول ہوں گی۔

معاملہ وہاں کی قبولیت کا نہیں ہے، معاملہ میری طرف سے ہے کہ کمی میرے اندر ہے، تب ہی قبولیت میں رکاوٹ ہو رہی ہے۔

پاکدامنی شرمندگی سے بچاتی ہے

صحابی نے عرض کیا:

”اُحِبُّ لَا یَفْضَحَنِیَ اللّٰہُ عَلٰی رُؤُوْسِ الْاَشْھَادِ“

میری چاہت یہ ہے کہ اللہ ساری انسانیت کے سامنے کل محشر کے میدان میں مجھے رسوا نہ کرے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

”اِحْفَظْ فَرْجَکَ کَیْلَا تَفْضَحُ عَلٰی رُؤُوْسِ الْاَشْھَادِ“

اپنے ستر کی حفاظت کیا کرو (اپنے شباب، عفت، پاکدامنی اور حیا کی حفاظت کر لیا کرو) تاکہ تم لوگوں کے سامنے رسوا نہ ہو۔

کسی کا عیب ظاہر نہ کریں

صحابی نے عرض کیا:

"اُحِبُّ اَنْ یَّسْتُرَ اللّٰہُ عَلَیَّ عُیُوْبِیْ"

میری چاہت ہے کہ اللہ میرے عیوب کو چھپالے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

"اُسْتُرْ عُیُوْبَ اِخْوَانِکَ یَسْتُرُا للّٰہُ عَلَیْکَ عُیُوْبَکَ"

تم اپنے بھائیوں کے عیوب چھپاؤ، اللہ تمھارے عیب چھپالے گا۔

اب اس صحابی نے اپنے سوالات کا انداز بدلا اور عرض کیا:

"مَا الَّذِیْ یَمْحُوْا عَنِّی الْخَطَایَا"

وہ کیا چیز ہے جو میرے گناہوں کو مجھ سے مٹا سکتی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

"اَلدُّمُوْعُ وَالْخُضُوْعُ وَالْاَمْرَاضُ"

ندامت کے اشک بہانا، اللہ کے خوف سے دل کا کانپنا اور جسم پر بیماریوں کا آنا۔

یہ چیزیں ایسی ہیں جن سے بندہ گناہوں سے پاک وصاف ہو جاتا ہے۔

ندامت کے آنسو، ایک قیمتی دولت

آنکھوں سے ندامت کے اشک بہانا، یہ اللہ کے دربار میں نہیں ہے اور جو چیز جہاں نہیں ہوتی تو نایاب شمار ہوتی ہے، اس کی بڑی قیمت لگتی ہے، اللہ کے ہاں چونکہ رونا نہیں ہے اس لئے بندہ جب ندامت کے اشک اللہ کے دربار میں بھیجتا ہے تو نایاب چیز اللہ کے دربار میں جاتی ہے، پھر اللہ کے ہاں ان کی بڑی قیمت لگتی ہے اور یہ

اشکِ ندامت اس کے گناہوں کی آگ کو بھی بجھا دیتے ہیں۔

دوسری چیز ہے خضوع یعنی اللہ سے ڈرنا۔ پیارے نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ جب بندہ دل سے ڈرتا ہے اور اس کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں تو اس کے گناہ اس سے ایسے جھڑتے ہیں کہ جیسے سردی کے موسم میں درخت سے پتے جھڑتے ہیں کہ بسا اوقات ایک بھی پتا درخت پرنہیں رہتا۔ تیسری چیز ہے بیماری۔ جب بیماری آتی ہے، آزمائش آتی ہے تو اس سے بھی بندہ صاف شفاف ہوجاتا ہے۔

افضل ترین نیکی

اس صحابی نے عرض کیا:

"اَیُّ حَسَنَةٍ اَفۡضَلُ عِنۡدَ اللّٰهِ"

اللہ کے ہاں کون سی نیکی سب سے افضل ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

"حُسۡنُ الۡخُلُقِ وَالتَّوَاضُعُ وَالصَّبۡرُ عَلَی الۡبَلِیَّةِ وَالرَّضَاءُ بِالۡقَضَاءِ"

اچھے اخلاق اور عاجزی وانکساری اور مصیبت (آزمائش) پر صبر اور اللہ کے فیصلے پر راضی رہنا۔

یہ عاجزی بڑی مشکل سے آتی ہے۔ یہ اسی کے دل میں آتی ہے جس کے دل کے اندر اللہ کی عظمت آگئی ہو، وہ اپنے آپ کو مٹا دیتا ہے اور جس کے دل کے اندر اللہ کی عظمت نہیں آتی وہ اپنے آپ کو بھی بڑا سمجھتا ہے چاہے عہدے کی بنیاد پر ہو، چاہے حسن کی بنیاد پر یا اور کسی صلاحیت کی بنیاد پر۔ اس کے انداز والفاظ، طریقہ کار اور اٹھنے بیٹھنے میں تکبر جھلکتا ہے اور یہ ایک ایسا گناہ ہے جس کی اللہ کے ہاں انتہائی

سخت سزا ہے۔اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ''اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ '' تکبر میری چادر ہے میری شان ہے کہ میں تکبر کروں۔ جو شخص تکبر اختیار کرتا ہے گویا وہ میری چادر کھینچنے کی جرات کرتا ہے،اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو رسوا کر دیتے ہیں۔

عاجزی میں عظمت ہے

آپ نے مٹی دیکھی ہے۔ یہ جب اوپر اٹھتی ہے تو لوگ اسے جھاڑ دیتے ہیں کیونکہ اس کی جگہ نیچے ہے۔اسی طرح یہ انسان بھی مٹی سے بنا ہے اس کے اندر بھی عاجزی ہی اچھی لگتی ہے۔ جب یہ تکبر اختیار کرتا ہے،اوپر کی طرف اٹھتا ہے تو لوگوں کی نظروں سے گر جاتا ہے،لوگ اسے نظروں سے گرا دیتے ہیں۔عزت والا وہی ہوتا ہے جس کے اندر عاجزی ہو،اللہ اسے ہی بلندی نصیب فرماتا ہے۔

اس لئے میرے عزیزو! اللہ سے تواضع مانگنی چاہئے کہ اے اللہ! ہمیں عاجزی نصیب فرما دے اور میرے دوستو! ہمیں تو تکبر زیب ہی نہیں دیتا؟ ہم اپنی ہر سانس کے لئے اللہ کے محتاج ہیں۔ ہر سیکنڈ مولیٰ کے محتاج ہیں۔کمزور اتنے ہیں کہ اگر ابھی دماغ کی رگ ذرا اِدھر سے اُدھر ہو جائے تو جو ابھی اپنی ماں کو ماں سمجھ رہے تھے پھر پتہ نہیں کیا سمجھیں گے؟ ابھی لقمہ اٹھا رہے تھے پھر پتھر اٹھائیں گے۔

سب سے بڑی برائی

صحابی نے عرض کیا:

''اَیُّ سَیِّئَۃٍ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ''

اللہ کے ہاں سب سے بڑی برائی کون سی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

''سُوْءُ الْخُلُقِ وَالشُّحُّ الْمُطَاعُ''

برے اخلاق اور ایسی لالچ جس کی پیروی کی جائے۔

صدقہ اللہ کے غصے کو ٹھنڈا کرتا ہے

صحابی نے عرض کیا:

''مَاالَّذِیْ یُسْکِنُ غَضَبَ الرَّحْمٰنِ''

وہ کیا چیز ہے جو اللہ کے غصے کو ٹھنڈا کرتی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اِخْفَاءُ الصَّدَقَةِ ،وَصِلَةُ الرَّحِمِ''

خفیہ طور پر صدقہ دینا اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔

جہنم کی آگ کس سے بجھتی ہے؟

صحابی نے عرض کیا:

''مَا الَّذِیْ یُطْفِئُ نَارَ جَهَنَّمِ''

وہ کیا چیز ہے جو جہنم کی آگ کو بجھا دیتی ہے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:

''اَلصَّوْمُ''

روزوں کا اہتمام کرنا۔

تو رسول اللہ ﷺ نے پوری زندگی کی ایک تصویر دکھادی کہ ہماری زندگی ان ارشادات کی آئینہ دار ہو، یہ صفات ہمارے اندر ہوں، مسلمان ایسے ہوا کرتے ہیں اور مسلمانوں کی زندگیاں ایسی ہوا کرتی ہیں۔ اس نہج پر مسلمان زندگی گزارا کرتے ہیں۔

اس لئے میرے عزیزو!

کوشش کریں کہ اپنے آپ کو حضور ن کے بیان کردہ ارشادات کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں اور انہیں اپنی زندگی کے معمولات میں شامل کرنے کی تگ ودو کریں۔ یہی دنیا اور آخرت کی کامیابی اور فلاح کا واحد راستہ ہے۔

اللہ ہم سب کو اس پر عمل کرنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائے۔

(آمین)

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

(نوٹ: بیان میں مذکور حدیث کنز العمال کتاب الرقاق، ج۱۶،ص ۵۳ پر موجود ہے۔)

